باب ۲

حکومت کی اقسام

(Kinds of Government)

تدریسی مقاصد:

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ دُنیا میں مروجہ طرز ہائے حکومت یعنی بادشاہت، جمہوریت، اسلامی طرز حکومت اور آمریت کی شناخت کر سکیں۔

۲۔ حکومت کی ساخت کی مختلف بنیادوں یعنی نظریہ، ثقافت، تاریخ اور اقدار کی وضاحت کر سکیں۔

۳۔ ہر طرز حکومت کی نمایاں خصوصیات کی تشریح کر سکیں۔

۴۔ ایسے تین ممالک کی نشاندہی کر سکیں جہاں مختلف طرز کی حکومتیں قائم ہیں۔

۵۔ یہ تشریح کر سکیں کہ ہر طرز حکومت کی بناوٹ کیسے ہوتی ہے یعنی ہر حکومت کے کلیدی اداروں کی تشریح۔

۶۔ اس بات کی وضاحت کر سکیں کہ ہر طرز حکومت میں ادارے کیسے عوام کی خدمت کرنے میں مصروف عمل ہوتے ہیں۔

۷۔ اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ مختلف طرز ہائے حکومت میں شہریوں کا کیا کردار ہوتا ہے۔

NOT FOR SALE

حکومت کی اقسام

دُنیا بھر میں مختلف قسم کی حکومتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بادشاہت، جمہوریت، پارلیمانی نظام، صدارتی نظام اور آمریت وغیرہ۔ عام طور پر ہر ملک میں وہاں کے عوام کی نفسیات اور مزاج کے مطابق طرز حکومت اپنائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں آئینی بادشاہت ہے جو وہاں کے عوام کی روایت پسندی کی آئینہ دار ہے۔ بھارت اور پاکستان میں پارلیمانی جمہوریت ہے جبکہ امریکہ میں صدارتی جمہوریت قائم ہے۔ بعض اوقات ملک کی خراب سیاسی صورت حال کی وجہ سے مسلح افواج آمریت قائم کرتی ہیں۔

بادشاہت (Monarchy)

بادشاہت کی تعریف (Defintion)

لفظ بادشاہت کیلئے انگریزی زبان میں لفظ 'Monarchy' استعمال کیا جاتا ہے جو دو یونانی الفاظ Mono اور Archo سے اخذ کیا گیا ہے جنکے بالترتیب معنی ہیں ایک اور حاکم۔ لہٰذا اسکا مطلب ہے ایک حاکم۔

مختلف مفکرین نے بادشاہت کی تعریف یوں کی ہے:

۱۔ چیمبرز کے مطابق "یہ حکومت کا وہ نظام ہے جس میں ایک بادشاہ، ملکہ یا دوسرا شاہی فرد ملک کا سرکاری حاکم ہوتا ہے بے شک اُس کے اختیارات بہت کم یا برائے نام کیوں نہ ہوں۔"

۲۔ انکارٹا کے مطابق "وہ سیاسی نظام جس میں ایک بادشاہ یا اُس کے خاندان کا کوئی اور فرد حکومت کرے۔"

اس طرز حکومت میں سارے ریاستی اختیارات بادشاہ کے پاس ہوتے ہیں اور حکومت کے تمام انتظامی، عدالتی اور قانون سازی کے فرائض وہ خود ہی سرانجام دیتا ہے یا اُسکی زیر نگرانی ادا کئے جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

بادشاہت کی اقسام

بادشاہت کی اقسام

۱۔ موروثی بادشاہت (Hereditary Monarchy)

بادشاہت کی اس قسم میں بادشاہ حکومت وراثتی انداز میں حاصل کرتا ہے۔ یہ بادشاہت نسل در نسل ایک خاندان میں چلتی رہتی ہے۔ اس کی مثال برطانیہ کی بادشاہت ہے۔ برطانوی آئین کے مطابق بادشاہ کی وفات کے بعد اُسکا بڑا بیٹا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی اور اگر بیٹی بھی نہ ہو تو پھر ملک کی پارلیمنٹ کو بادشاہی دینے کا اختیار حاصل ہے لیکن پارلیمنٹ بھی بادشاہ کے خاندان کو ترجیح دیتی ہے۔

۲۔ دستوری بادشاہت (Constitutional Monarchy)

دستوری بادشاہت برائے نام بادشاہت ہوتی ہیں۔ اس نظام میں بادشاہت وراثتاً منتقل نہیں ہوتی۔ ایسے ممالک کے دساتیر میں بادشاہ کے انتخاب کا ایک باقاعدہ قانونی طریقہ کار موجود ہوتا ہے۔ جاپان اور ملائشیا میں دستوری بادشاہت قائم ہے۔

اختیارات کے لحاظ سے بادشاہت کی اقسام

۱۔ مطلق العنان بادشاہت (Absolute Monarchy)

جب بادشاہ کو لامحدود اختیارات حاصل ہوں اور وہ کسی کے مشورے کا پابند نہ ہو تو اسے مطلق العنان بادشاہ کہا جاتا ہے۔ سعودی بادشاہ مطلق العنان ہوتا ہے۔ پاک و ہند میں مُغل خاندان کی موروثی و مطلق العنان بادشاہت قائم تھی۔

۲۔ غیر مطلق العنان بادشاہت (Non-absolute Monarchy)

اس طرز بادشاہت میں بادشاہ کے اختیارات محدود ہوتے ہیں۔ حکومتی اختیارات کے استعمال میں اُسے کئی پابندیوں کو مدنظر رکھنا پڑتا ہے۔

NOT FOR SALE

بادشاہت کی خوبیاں اور خامیاں یا خصوصیات
(Merits and Demerits or Features of Monarchy)

بادشاہت کی خوبیاں (Merits of Monarchy)

سادہ نظام (Simple System)

بادشاہت ایک سادہ، آسان اور غیر پیچیدہ نظام ہے۔ اس میں حکومت کے سارے ادارے فرد واحد کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ حکومت مستعد اور فعال ہوتی ہے۔ بادشاہت میں فیصلے بغیر کسی دباؤ اور عجلت کے کئے جاتے ہیں جو نظام حکومت کو مستعد اور موثر بنا دیتے ہیں۔

تیز ترقی (Rapid Development)

اس طرز حکومت میں سیاسی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں۔ بادشاہت میں سیاسی جماعتیں نہیں ہوتیں ہیں اور نہ عوام کو سیاسی معاملات میں مداخلت کی اجازت ہوتی ہے۔ اسلئے حکومت کے کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی اور بادشاہ اگر چاہے تو بغیر کسی دباؤ، رکاوٹ یا سیاسی مصلحت کے عوامی فلاح و بہبود کے کام سرانجام دے سکتا ہے۔

۳۔ تجربہ (Experience)

اس طرز حکومت کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں بادشاہ تا حیات حاکم ہوتا ہے۔ اسلئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکی حکمرانی کا تجربہ بڑھ جاتا ہے جو ریاست کیلئے مفید ہوتا ہے۔ برطانیہ میں بادشاہت ختم نہ ہونے کا ایک سبب اگر اس ادارے کی روایتی شکل ہے تو دوسری جانب ایک منتخب صدر کی نسبت برطانوی بادشاہ زیادہ تجربہ کار اور سیاسی مصلحتوں سے بالاتر اپنی ذمہ داریاں سرانجام دیتا ہے۔

۴۔ روایت پسند اور قدامت پسند [illegible]

یہ طرز حکومت ایسے معاشرے کے لئے بڑا موزوں نظام ہے جس کے شہری روایت پسند یا قدامت پسند ہوں۔

NOT FOR SALE

بادشاہت کی خامیاں (Demerits of Monarchy)

1۔ انسانی فطرت کے خلاف (Against Human Nature)

بادشاہت میں عوام کی مرضی شامل نہیں ہوتی اور نہ عوام کی خواہشات کا احترام کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ نظام عوامی نفسیات کے خلاف ہے۔ اس نظام میں عوام کا کردار محدود ہوتا ہے۔ اُن کو شرکت کے مواقع نہیں دیے جاتے۔

2۔ وارث کی حیثیت (Nature of Successor)

بادشاہت میں وراثت کا عنصر پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایک بادشاہ کا نالائق وارث بادشاہ بن جاتا ہے۔

3۔ سیاسی عمل کا فقدان (Lack of Political Activities)

اس قسم کی حکومت میں عوام کو سیاسی معاملات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوتی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ملکی مسائل وحالات سے ناواقف رہتے ہیں۔ آج کے دور میں ملک کی فلاح وترقی کا انحصار اسکے عوام پر ہے کہ وہ اسکے مسائل کو سمجھنا اور انہیں حل کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ جس نظام میں افراد کی شرکت کو ہی ممنوعہ قرار دیا جائے تو ایسے معاشروں میں شعور بیدار نہیں ہوسکتا۔

جمہوریت، خصوصیات واُصول (Democracy)

جمہوریت کی تعریف (Definition)

جمہوریت کی ابتدا یونان سے ہوئی اور اس لئے لفظ Democracy دراصل دو یونانی الفاظ کے مجموعے

سے بنا ہے۔ یعنی "Demos" اور "Kratos" جن کے بالترتیب معنی ہیں عوام اور طاقت، حقیقت میں جمہوریت عوام کی حکومت ہوتی ہے اور یہ نمائندہ حکومت بھی کہلاتی ہے۔

مختلف مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں جمہوریت کی تعریف کی ہے:۔

۱۔ رابرٹسن کے مطابق ''جمہوریت ایک نظامِ حکومت ہے جس میں سیاسی اختیارات ریاست کے بالغ شہریوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور انہیں حکومت کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔''

۲۔ لارڈ برائس کے مطابق ''ایک ایسی طرزِ حکومت جس میں حکومتی اختیار ایک مخصوص گروہ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا بلکہ ریاست کے تمام شہری اس میں شریک ہوتے ہیں۔''

۳۔ جمہوریت کی ایک جامع اور دلچسپ تعریف سابق امریکی صدر ابراہم لنکن نے کی ہے۔ جمہوریت ''عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے'' ہوتی ہے۔

آج دنیا کے اکثر ممالک یعنی امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی، ترکی، ایران، جنوبی افریقہ، لبنان، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش وغیرہ میں جمہوریت نافذ ہے۔

جمہوریت کی خصوصیات

جمہوری نظام کے خدوخال درج ذیل ہیں۔

۱۔ جواب دہ حکومت (Responsible Government)

جمہوری نظام میں عوام کو حق حاصل ہے کہ حکومت پر کڑی نظر رکھیں اور اگر حکومت اپنے آئینی اختیارات سے تجاوز کرنے کی کوشش کرے تو عوام اسکے خلاف آواز اُٹھا سکتی ہے۔ سیاستدانوں کی کوشش ہوتی ہے کہ عوامی خواہشات کا احترام کیا جائے اور اُنکے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائی جائے۔ اس لئے عوام کی تجاویز اور مطالبات کی قدر کی جاتی ہے اور حکومت عوام کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

۲۔ اکثریت کی حکومت (Government of the Majority)

جمہوری نظام کی بنیاد عوام کی اکثریت پر ہے۔ ملک کی اکثریت کو حق حاصل ہے کہ جسے چاہے حکمرانی کا اختیار دے دے۔ اِس نظام میں تمام فیصلے اکثریت کی بنیاد پر ہوتے ہیں اور ریاستی نظام اکثریتی مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے چلایا جاتا ہے۔ تنازعات کے حل میں اکثریتی فیصلوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

۳۔ تقریر وتحریر کی آزادی (Freedom of Speech and Writing)

جمہوری نظام میں ہر شہری کو تقریر وتحریر کی آزادی حاصل ہے۔ ہر شہری اپنا پیغام دوسرے شہریوں تک پہنچانے کا حق رکھتا ہے۔ تمام شہریوں کو حکومت کی سرگرمیوں پر تنقید کی پوری آزادی حاصل ہے۔ سیاسی بیان بازی بھی شہریوں کا بنیادی حق ہے۔ یعنی جمہوریت ایک ایسے سیاسی نظام کا نام ہے جس میں افراد کے دل وزبان پر کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ جب چاہیں اِجتماعی مفادات کی خاطر اِس حق کا برملا اظہار کریں خواہ یہ اظہار تحریر کی شکل میں ہو یا پھر تقریر کی شکل میں۔

۴۔ سیاسی جماعتیں (Political Parties)

جمہوریت اور سیاسی جماعتوں کے درمیان گہرا تعلق ہوتا ہے۔ سیاسی جماعتیں اپنے پروگرام اور منشور عوام تک پہنچاتے ہیں اور پھر اِنتخابات کے لئے نمائندے نامزد کرتے ہیں۔ لوگ اپنے نمائندوں کو منتخب کرتے وقت جماعتوں کے منشور اور پروگرام کو مدِنظر رکھتے ہیں۔ جمہوری معاشروں میں سیاسی جماعتیں عوام کے سیاسی شعور کو اُجاگر کرنے اور جمہوری اقدار کو ترقی دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

۵۔ حزب اختلاف (Opposition)

جمہوری طرزِ حکومت میں ایک مضبوط اپوزیشن سرگرم عمل ہوتی ہے جو حکومت پر کڑی نظر رکھتی ہے اور حکومت کو اپنے اختیارات سے تجاوز نہیں کرنے دیتی۔ حزب اختلاف دراصل جمہوری نظام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ حکومتی جماعت اور حزب اختلاف جمہوریت کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ جب دونوں پہیوں میں توازن موجود ہو تو گاڑی چلے گی ورنہ سارا نظام خراب ہوگا۔

NOT FOR SALE

۶۔ حکومت کی تبدیلی (Change of Government)

جمہوریت میں کسی کو ایک خاص آئینی مدت سے بڑھ کر حکمرانی کا حق حاصل نہیں۔ حکومت عوام کے ذر
منتخب ہوتی ہے اور عوامی خواہش کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ حکومت کی تبدیلی کے لئے مخصوص مد
کے بعد عام اِنتخابات کراوئے جاتے ہیں۔ جمہوری نظام اِس حوالے سے ایک کامیاب نظام ہے کہ اِ
میں حکومت کی تبدیلی کے لئے آئینی اور پرامن راستے موجود ہوتے ہیں۔

۷۔ مواقع کی فراہمی (Opportunities)

جمہوری نظام میں تمام شہریوں کو ملازمت اور تعلیم وغیرہ کے لئے مساوی مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ تعا
لوگوں میں سیاسی بیداری اور شعور پیدا کرتی ہے جو جمہوریت کے لئے بہت مفید ہے۔ تمام اِمتیازات
خاتمہ یعنی مساوات کا قیام جمہوریت کے اولین مقاصد میں شامل ہے۔ یہ جمہوریت کی اِمتیازی اور من
صفت ہے کہ اِس میں تمام شہریوں کو مساوی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

۸۔ آئین کی بالادستی (Supremacy of the Constitution)

حکومت اور عوام کے حقوق وفرائض کا تعین اور عوام وحکومت کے تعلقات کی وضاحت کے لئے ایک تحر
آئین کی ضرورت ہوتی ہے۔ آئین تمام حکومتی اِداروں کے اِختیارات وفرائض وساخت بیان کرتا
جمہوری سماج میں آئین کو قدر وقیمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اِسی نظام میں یہ ملک کی مقدس دستا
ہوتی ہے۔ آئین کی بالادستی ریاست میں امن وامان اور خوشحالی کی ضامن ہے۔

۹۔ سیاسی تربیت (Political training)

جمہوریت میں عوام کی بھرپور شرکت سے لوگوں کی سیاسی تربیت ہوتی ہے اور اُن میں سیاسی آگہی
بیداری پیدا ہوتی ہے۔ عوام کی سیاست میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ لوگوں کو اِس قابل بنایا جاتا ہے
حکومت کی سرگرمیوں پر اظہار خیال کریں۔

۱۰۔ محدود اختیارات (Controlled Powers)

اس نظام کی ایک اور اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں ریاستی اختیارات عوامی امانت ہوتے ہیں۔ حکومت ان اختیارات کا غلط استعمال نہیں کر سکتی اور وہ اس بات کی پابند ہوتی ہے کہ عوامی خواہشات کے مطابق حکمرانی کرے۔ سیاسی اختیارات عوام کے منتخب نمائندوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جنہیں عوام کی مرضی کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے عوام کی بھرپور شرکت حکومت پر نگرانی کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔

۱۱۔ اہلیت (Merit)

اس نظام میں عاملہ کا انتخاب اہلیت اور قابلیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ عاملہ کا سربراہ براہِ راست عوام میں سے یا عوامی نمائندوں میں سے لیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ نظام لوگوں کو دیانتدار، ذہین اور قابل نمائندوں کی اہلیت کی بنیاد پر منتخب ہونے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

آمریت (Dictatorship)

آمریت کی تعریف (Definition)

انگریزی میں آمریت کیلئے dictatorship کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ نظام جمہوریت کا اُلٹ ہے۔ آمریت سے مراد وہ طرزِ حکومت ہے جس میں تمام اختیارات کا سرچشمہ فردِ واحد ہوتا ہے۔ وہ ریاستی اقتدار اعلیٰ کو اپنی مرضی سے استعمال کرتا ہے اور اُس کے اختیارات کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ یہ نظام عموماً اُن ممالک میں فوج کے ذریعے تشکیل پاتا ہے جہاں سیاسی بحران ہو۔ فرانس کے نپولین، اٹلی کے موسولینی، جرمنی کے ہٹلر چند مشہور آمر گزرے ہیں۔ پاکستان میں ایوب خان، یحییٰ خان، ضیاء الحق اور پرویز مشرف نے جمہوری حکومتوں کو برطرف کر کے آمریت قائم کی۔ ان ممالک کے علاوہ دُنیا کے کئی ممالک میں آمرانہ نظام قائم ہے۔ اس نظام میں عمومی طور پر لوگوں کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے محروم کیا جاتا ہے۔ ایک واحد جماعت کی حکمرانی

NOT FOR SALE

بھی آمریت کی ایک قسم ہے مثلاً اشتراکی ریاستوں میں کمیونسٹ پارٹی کی اجارہ داری آمریت کی ایک قسم ہے۔ آمریت جمہوریت کی ضد ہے اور اس پارٹی کی اجارہ داری آمریت کی ایک قسم ہے۔
مطلق العنان بادشاہت بھی آمریت کی ایک شکل ہے۔ جس میں بادشاہ کو لامحدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

آمریت کی خوبیاں اور خامیاں (Merits and Demerits of Dictatorship)

خامیاں (Demerits)

۱۔ آزادی کا فقدان (Lack of Liberty)

جمہوری نظام میں شہریوں کو آئینی آزادیاں دی جاتی ہیں جبکہ آمریت کی بنیاد عدم آزادی اور عدم مساوات پر ہوتی ہے۔ اس نظام میں لوگوں کی آزادی، بنیادی حقوق ذرائع ابلاغ کی آزادی، لوگوں کی تقریر و تحریر کے حقوق اور حکومت پر تنقید کے حقوق ختم کیے جاتے ہیں اور سیاست میں عوام کی شرکت کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ مساوات، آزادی اور حقوق کا انحصار آمر کے اختیار میں ہوتا ہے۔

۲۔ رائے عامہ کی تیاری (Moulding Public Opinion)

آمریت میں آمر کی کوشش ہوتی ہے کہ حکومت کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ اس نظام میں مخالف پروپیگنڈہ مضبوطی سے کنٹرول کیا جاتا ہے اور لوگوں کی سوچ تبدیل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ تمام اِدارے اور شہریوں کی رائے آمر کے حق میں بنانے کی زبردست کوشش کی جاتی ہے۔ دیگر طریقوں سے

NOT FOR SALE

بھی آمر کی کوشش ہوتی ہے کہ عوام میں اپنے لئے جگہ بنائے۔ کبھی اِقتصادی ترقی کی شکل میں، کبھی دُشمن ملک پر عوام کی توجہ مرکوز کرنے کے ذریعے اور کبھی کوئی انوکھی پالیسی یا سرگرمی کے ذریعے۔

۳۔ واحد جماعت کی آمریت (Dictatorship of a Single Party)

اِس نظام میں آمر عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے کسی سیاسی جماعت کا سہارا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے یا اپنی جماعت بنا کر ملک کی سیاسی سرگرمیوں پر اجارہ داری قائم کرتا ہے۔ باقی تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگائی جاتی ہے اور اُن کو کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً اٹلی کی فاشسٹ پارٹی، جرمنی کی نازی پارٹی، چین کی کمیونسٹ پارٹی اور سابقہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی۔

۴۔ اِختیارات کا اِرتکاز (Centralization of Powers)

تمام اِختیارات فردِ واحد کے ہاتھ میں مرکوز کئے جاتے ہیں اور وہ تمام ریاستی طاقت کا استعمال اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ حکومت کے تینوں اعضاء آمر کے کنٹرول میں ہوتے ہیں اور اس نظام میں اداروں میں اِختیارات کی علیحدگی یا تفویضِ اختیارات کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔

۵۔ افسر شاہی (Bureaucracy)

آمریت میں عام طور پر نوکر شاہی کے اختیارات بڑھ جاتے ہیں کیونکہ آمریت میں تجربہ کار سیاستدانوں، ماہر نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا فقدان ہوتا ہے۔ اس خلاء کو پُر کرنے کے لیے سول سروس کے ملازمین اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ افسر شاہی حاکم اور محکوم دونوں کو اپنے قابو میں رکھتی ہے اور حقیقی اِختیارات ملک کی اعلیٰ ترین افسر شاہی استعمال کرتی ہے۔

۶۔ عارضی اِستحکام (Temporary Stability)

اگرچہ آمریت عموماً سیاسی افراتفری کا ردِعمل ہوتی ہے اور یہ سیاسی بحران کو وقتی طور پر کنٹرول کرتی ہے لیکن حقیقت میں یہ استحکام دیرپا نہیں ہوتا۔ لوگوں کو یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ آمریت حالات کا مقابلہ کر

NOT FOR SALE

سکتی ہے لیکن اندر سے آمر اپنے پاؤں مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وقتی طور پر لوگ آمریت کا پُرجوش اِستقبال کرتے ہیں لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ آمر کے اصلی مفادات عوام کے سامنے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ملک کئی بحرانوں کی زد میں آجاتا ہے۔

۷۔ اِنتقالِ اِقتدار کا مسئلہ (Problem of Transfer of Power)

آمریت کا ایک شدید المیہ یہ ہے کہ اس میں پُرامن طریقے سے اِنتقالِ اِقتدار کا کوئی طریقہ کار نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حکومتیں یا تو غیر آئینی ہوتی ہیں یا پھر اپنی سہولیات کو مدِنظر رکھتے ہوئے آئین بناتی ہیں جس میں اِنتقالِ اِقتدار کا کوئی پُرامن راستہ نہیں ہوتا بلکہ آمر سے اِختیارات پر تشدد طریقے سے لئے جاتے ہیں۔ کسی بھی آمریت کا اِختتام ایک بہت بڑے بحران کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ جو اُس بحران سے بھی شدید نوعیت کا ہوتا ہے جسے ختم کرنے کے لئے آمریت قائم ہوئی ہوتی ہے۔

خوبیاں (Merits)

۱۔ ریاست کا تقدس (State as Sacred Institution)

ایسی ریاستوں میں جہاں آمریت ہو وہاں ریاست کو بہت مقدس ادارہ سمجھا جاتا ہے۔ حکومت اور ریاست میں عملاً فرق ختم ہو جاتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں ریاست مکمل طور پر مداخلت کر سکتی ہے۔ درحقیقت حاکم اپنے اختیارات اور وقار میں اِضافہ کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اُس کا عوامی ضروریات وخواہشات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا اور اُس کی تمام سرگرمیوں اور دوڑ دھوپ کا مقصد اپنے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

۲۔ قابل عاملہ (Able Executive)

اس کا انحصار آمر کے اخلاص پر ہے کہ وہ کس قسم کی انتظامیہ کو کن ترجیحات کو مدِنظر رکھتے ہوئے نامزد کرتا

ہے۔عام طور پر ہر آمر کی خواہش ہوتی ہے کہ عوام میں شہرت حاصل کرے تو وہ عوامی مسائل کے حل کو خصوصی توجہ دیتا ہے اور اس مقصد کے لئے بہترین وزراء نامزد کرتا ہے خصوصاً ریٹائرڈ فوجی افسران، ٹیکنوکریٹس، بارسوخ شہری اور افسر شاہی کے ارکان وزراء کے طور پر مقرر کئے جاتے ہیں۔ اسطرح آمر کی انتظامی کونسل قابل لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے تاکہ عوام کے مسائل کا بہترین انداز میں حل پیش کیا جا سکے۔

3۔ اِقتصادی ترقی (Economic Development)

عوامی حمایت حاصل کرنے کے لئے آمر کئی ایک اصلاحی اقدامات کرتا ہے اور کئی ایک ترقیاتی منصوبے متعارف کرتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ سیاست سے اِقتصادیات پر مبذول کی جا سکے۔ اسکا عمومی نتیجہ معاشی ترقی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے مثلاً ایوب حکومت میں کئی ایک ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے جن سے حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے۔ جو سیاسی استحکام اور اقتصادی یا معاشی ترقی کے لئے لازم ہے۔ چونکہ آمریت کے ذریعے عارضی طور پر سیاسی استحکام حاصل کیا جاتا ہے اِس لئے ملک اِقتصادی ترقی کی جانب گامزن ہوتا ہے۔

۴۔ فوجی ترقی (Military Development)

عام طور پر اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ چونکہ آمریت کا اِنحصار فوج کے تعاون پر ہوتا ہے اس لئے آمریت میں فوجیوں کو خوشحال رکھنے کے لئے مسلح افواج کو خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ فوج کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور بجٹ کا زیادہ حصہ مسلح افواج کی ترقی کے لئے مختص کیا جاتا ہے۔

5۔ قوتِ فیصلہ (Power of Decision)

آمرانہ طرزِ حکومت چونکہ کسی کو جواب دہ نہیں، اس میں اِختیارات کی مرکزیت ہوتی ہے اور تمام اِختیارات فردِ واحد یا واحد سیاسی جماعت کو حاصل ہوتے ہیں اس لیے اس نظام میں فوری فیصلے کئے جاتے ہیں اور فیصلے کا نفاذ بھی اچھے طریقے سے ہوتا ہے۔ دوسرے طرزہائے حکومتوں کی نسبت اِس نظام میں فیصلے کی قوت

NOT FOR SALE

زیادہ ہوتی ہے۔

اسلامی حکومت اور اس کی خصوصیات
(Islamic Government and its Characteristics)

تعریف:

اِسلامی حکومت وہ طرزِ حکومت ہے جسکی بنیاد قرآنی احکامات اور سنت و احادیثِ نبوی ﷺ کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ طرزِ حکومت نبی کریم ﷺ نے سرزمینِ عرب میں قائم کیا تھا۔

اِسلامی حکومت کی خصوصیات:

۱۔ اِختیار بطورِ امانت (Government As Trust)

اِسلامی ریاست کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حکمرانی اور اِقتدارِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ جس کی وجہ سے حاکم اِختیارات کا اِستعمال احتیاط سے کرتے ہیں کہ کہیں امانت میں خیانت نہ ہو۔ دوسری جانب عوام بھی خوشی سے اطاعت کرتے ہیں کیونکہ انہیں احساس ہوتا ہے کہ اُن کے حاکم اللہ تعالیٰ کے تفویض کردہ اِختیارات کا غلط اِستعمال نہیں کر سکتے۔

۲۔ شورائی نظام (Consultative System)

اسلامی ریاست میں مقننہ مجلسِ شوریٰ کی شکل میں موجود ہوتی ہے۔ اِسلام مشورے پر بہت زور دیتا ہے اور قرآنی آیتوں میں بار بار باہمی مشاورت کی تاکید کی گئی ہے۔ اسلام میں مقننہ آزادی سے قانون سازی نہیں کر سکتی بلکہ اِسے قانون سازی کرتے وقت قرآنی احکامات اور احادیثِ مبارکہ کو مدِ نظر رکھنا پڑتا ہے۔ اِسلامی حکومت ایک ذمہ دار اور مخلص قیادت یا عاملہ پر مشتمل ہوتی ہے جس میں تمام حکمران اور ملازمین ہر وقت عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔

NOT FOR SALE

۳۔ **اہل حکومت (Able Government)**

اسلامی ریاست کی ایک اور منفرد حیثیت یہ بھی ہے کہ اس میں اقتدار کا حقدار کوئی خاص خاندان یا طبقہ یا فرد نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص جو اہل ہو خلیفہ بننے کا حقدار ہوتا ہے۔

۴۔ **دینی فوقیت (Religious Dominance)**

اسلامی حکومت میں حاکم اعلیٰ ایک اعلیٰ خصوصیت کا حامل شخص ہوتا ہے۔ خلیفہ نہ صرف عوام بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی جواب دہ ہوتا ہے۔ اس میں سیاست کو عبادت کے طور پر لیا جاتا ہے۔

۵۔ **اطاعت (Obedience)**

شرعی احکامات کی روشنی میں اسلامی ریاست کے تمام شہری حکومتی احکامات کے پابند ہیں۔ ایسی حکومت کی حکم عدولی قابل جرم فعل ہے۔ قرآن مجید کا حکم ہے کہ "اللہ کی اطاعت کرو، رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور تم میں جو حاکم ہے اسکی اطاعت کرو۔"

اسلامی حکومت کے فرائض یا ذمہ داریاں
(Responsibilities of Islamic Government)

اسلامی حکومت کی اہم ترین ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

۱۔ **انصاف کی فراہمی (Justice)**

اسلامی حکومت کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ عوام کو اُن کی دہلیز پر سستے اور فوری انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ عدلیہ کی تشکیل و تنظیم اس حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ججوں کا تقرر اہلیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ جب ایک موثر عدالتی نظام موجود ہو تو بے انصافی کے تمام امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور عوام اعتماد کیساتھ اپنی صلاحیتوں سے استفادہ کرتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ اگر آپ کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے تو انصاف سے کرو۔

۲۔ **نفاذ شریعت (Imposition of Shariah)**

اسلامی حکومت میں مقننہ ایسے اُصول و قواعد مرتب کرے گی جن کے ذریعے قرآنی قوانین کا عملی نفاذ ممکن ہو سکے۔ مقننہ کو ایسے معاملات میں قانون سازی کا اختیار حاصل ہے جہاں پہلے سے قانون موجود نہ ہو شرعی اُصولوں کے دائرہ کے اندر قانون سازی ہو سکتی ہے۔

۳۔ **امر بالمعروف و نہی عن المنکر: (Enjoin Good Deeds and Forbid Evil)**

اِس حکومت کی ذمہ داری ہے کہ عوام کو نیکی کی تلقین کرے اور انہیں بُرائی سے روکے۔ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ نیکی اور خیر کے کاموں کی حوصلہ افزائی کرے۔

۴۔ **فلاحی سرگرمیاں (Welfare Activities)**

اسلامی حکومت انسانی فلاح پر خصوصی توجہ دیتی ہے۔ شہریوں کی تعلیم و تربیت، صحت اور روزگار کا انتظام کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ حکومت بیواؤں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، معذوروں اور غرباء کی امداد کیلئے بیت المال کا قیام عمل میں لاتی ہے۔ اِن افراد کو پائیدار طور پر بحال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسلامی حکومت زکوٰۃ، عشر و صدقات وغیرہ کو جمع کرنے کا اہتمام کرکے اِسے مستحقین تک پہنچانے کی سعی کرتی ہے۔

۵۔ **دفاع (Defence)**

ریاستی حدود کی حفاظت اِسلامی حکومت کا فرض ہے۔ اِسلام جارحیت کو پسند نہیں کرتا لیکن اپنے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے مسلح افواج قائم کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ جب بھی ریاست پر جارحیت کی جائے تو حکومت اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر اُس کا بھرپور مقابلہ کرے۔

۶۔ **اِنسانی حقوق کی فراہمی (Provision of Human Rights)**

اِسلام انسانی حقوق پر زور دیتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے آخری خطبہ کے ذریعے انسانی حقوق کا منشور پیش

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE

کیا۔ خلفائے راشدین نے اس منشور کو عملی شکل دینے کی بھرپور کوشش کی۔ اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ انسانی حقوق کو یقینی بنائے۔

۷۔ غیر مسلموں کی حفاظت (Protection of Non-Muslims)

اسلامی حکومت غیر مسلم شہریوں کو مکمل تحفظ اور مذہبی آزادی فراہم کرتی ہے۔ اُن کی عزت و آبرو کی حفاظت اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

مختلف طرزہائے حکومت کی بنیادیں
(Basis of Various Forms of Governments)

درج بالا سطور میں چند اہم طرزِ حکومتوں کا ذکر کیا گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ ممالک میں مختلف طرزِ حکومتیں کیوں ہوتی ہیں۔ دراصل طرزِ حکومت کی تعین میں درج ذیل عوامل کا کردار ہوتا ہے:

۱۔ نظریہ (Ideology):

کسی ملک میں نظامِ حکومت میں اُس ملک کے عوام کا نظریہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ایران کے عوام نے 1979ء میں امام خمینی کی قیادت میں اسلامی انقلاب برپا کیا جس کے نتیجے میں وہاں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ چین میں عوام کا نظریہ اشتراکیت ہے اور کمیونسٹ پارٹی واحد سیاسی جماعت ہے تو وہاں وحدانی طرزِ حکومت ہے جہاں تمام اختیارات کو مرکزیت حاصل ہے امریکہ میں جمہوریت ہے اور ان کا نظریہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی حمایت کریں گے جن میں جمہوریت ہو۔

۲۔ ثقافت (Culture)

ثقافت بھی کسی ملک کے سیاسی نظام کے تعین میں اہمیت کی حامل ہے۔ لوگوں کے طور طریقے، رسم و رواج، روایات، عادات اور مفادات وغیرہ طرزِ حکومت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان میں وفاقی حکومت کی وجوہات میں ایک اہم وجہ یہاں کئی ثقافتوں کا وجود ہے۔ چار اہم اور بنیادی قومیتیں ہیں جن کی ثقافت ایک دوسرے سے جدا ہے۔

NOT FOR SALE

۳۔ تاریخ (History)

طرزِ حکومت پر اُس ملک کی تاریخ کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ برطانیہ میں بادشاہت اور پارلیمانی طرزِ حکومت کی وجوہات میں وہاں کی بادشاہت اور پارلیمانی نظام کی ایک طویل تاریخ ہے۔

۴۔ اقدار وغیرہ (Values)

طرزِ حکومت پر کسی ملک کے عوام کے اقدار وغیرہ کا بھی اثر ہوتا ہے۔ بعض ریاستیں ایسی ہیں جن میں ان کے معاشرتی اقدار کے مطابق حکومتیں بنائی جاتی ہیں۔ اقدار میں عوام کی مرضی شامل ہوتی ہے۔ اسلامی حکومت میں مذہبی اقدار کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔

مشق

1- درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں:

۱۔ بھارت اور پاکستان میں ۔۔۔۔۔۔۔ جمہوریت ہے۔
۲۔ برطانیہ میں ۔۔۔۔۔۔۔ بادشاہت قائم ہے۔
۳۔ جمہوری نظام میں عوام کی تجاویز اور مطالبات کی ۔۔۔۔۔۔ کی جاتی ہے۔
۴۔ عوام کی بھرپور ۔۔۔۔۔۔۔ حکومت پر نگرانی کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔
۵۔ وقتی طور پر لوگ ۔۔۔۔۔۔۔ کا پُرجوش استقبال کرتے ہیں۔

NOT FOR SALE

2۔ درج ذیل سوالات کا موزوں جواب یعنی (ا ، ب ، ج یا د) منتخب کر کے ہر سوال کے سامنے دیے گئے خالی خانہ میں لکھیں۔

ا۔ ---------میں بادشاہ کو لامحدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ☐

(ا) بادشاہت (ب) وزارت (ج) آمریت (د) جمہوریت

۲۔ جدید جمہوریت میں تمام شہریوں کو تمام امتیازات سے بالاتر ہو کر مساوی--------- حاصل ہے۔ ☐

(ا) حقوق (ب) ملازمت (ج) شہریت (د) ملکیت

۳۔ آمرانہ نظام میں اختیارات کی---------ہوتی ہے۔ ☐

(ا) مرکزیت (ب) تقسیم (ج) ارتکاز (د) حکومت

۴۔ اسلامی طرز حکومت میں---------نظام ہوتا ہے۔ ☐

(ا) شورائی (ب) وحدانی (ج) وفاقی (د) صدارتی

۵۔ حضورؐ نے آخری خطبہ میں انسانی---------کا منشور پیش کیا۔ ☐

(ا) حقوق (ب) فرائض (ج) خدمت (د) جذبہ

3۔

سیاسی	اقتدار
انتقال	اختلاف
اجتماعی	بحران
حزب	بادشاہت

NOT FOR SALE

دستوری	لٹکن
ابرام	مفادات

4۔ دیے گئے جملوں میں صحیح جملوں کو صحیح اور غلط جملوں کو غلط پر نشان لگائیں۔

ا۔ آمریت حکومت کی ایک قسم ہے۔ صحیح ۔ غلط

۲۔ بادشاہت کو نمائندہ حکومت بھی کہا جا سکتا ہے۔ صحیح ۔ غلط

۳۔ جمہوریت میں سیاسی جماعتیں مسائل پیدا کرنے کا سبب ہوتی ہیں۔ صحیح ۔ غلط

۴۔ آئین میں حکومت کی تبدیلی کیلئے پرامن راستے موجود ہوتی ہیں۔ صحیح ۔ غلط

۵۔ دستور کی پامالی ریاست میں امن وامان اور خوشحالی کی ضامن ہے۔ صحیح ۔ غلط

۶۔ آمریت جمہوریت کی ضد ہے۔ صحیح ۔ غلط

۷۔ ایوب خان کی ترقیاتی منصوبوں سے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے۔ صحیح ۔ غلط

۸۔ اسلامی حکومت انسانی حقوق کو یقینی بناتی ہے۔ صحیح ۔ غلط

5۔ درجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں:

ا۔ دستوری بادشاہت سے کیا مراد ہے مثال سے واضح کریں؟

۲۔ آمریت میں مخصوص طبقے کی کیسے اجارہ داری ہوتی ہے؟

۳۔ جمہوریت کی تعریف کریں؟

۴۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا تصور کیا ہے؟

۵۔ فلاحی سرگرمیوں سے کیا مراد ہے؟

6۔ درجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں:

ا۔ بادشاہت کی تعریف کریں اور اس کی نمایاں خصوصیات بیان کریں؟

۲۔ جمہوریت سے کیا مراد ہے نیز اس کے خواص کیا ہیں؟

NOT FOR SALE